Kaber khul gai

Mulana Muhammad Ilyas Attar Qadri (Damat Barkatuhumul Aaliya)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ علٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

ہوسکتا ہے شیطن یہ مختصر رسالہ آپ کو نہ پڑھنے دے۔ مگر آپ شیطن کے ہروار کو ناکام بناتے ہوئے اول تا آخر اس رسالے کا مطالعہ ضرور فرمائیں۔

"لمحہ فکریہ"

دینی ماحول سے دوری کے نقصانات

آج کے پرفتن دور میں جب کہ ایک طرف بے عَمَلی اور بدعقیدگی کو شب و روز فروغ دیا جارہا ہے۔ تو دوسری طرف مسلمانوں کی اکثریت خصوصاً نوجوان علمِ دین سے دوری اور اپنے مذہبی عقائد و اسلاف سے متعلق معلومات نہ ہونے کے سبب غیر مسلموں اور بدمذہبوں کے منافقانہ (بظاہر اصلاحی و دینی) طرزِ عمل سے متاثر ہوکر ان کے قریب ہورہا ہے۔ اور دینِ اسلام کی حقانیت و مذہبِ اسلام کی عظیم ہستیوں جیسے انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ کرام و اولیاء عُظام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کی عظمتوں پر ہونے والے پراسرار پوشیدہ حملوں کا ناواقفیت کی بنا پر شکار ہوکر اپنے عقیدے اور ایمان کی بربادی کا سامان کررہا ہے۔

اسلام دشمن قوتیں

اس وقت پوری دنیا میں اسلام دشمن قوتیں اور بدعقیدہ تنظیمیں دینِ اسلام کے حقیقی عقائد کو مسخ کرنے اور دینِ اسلام کی مقدس ہستیوں جنہوں نے اللہ و رسول (عزوجل ﷺ) کے عطا کردہ مقام و روحانی طاقت اور مثالی کردار سے مذہبِ اسلام کی ترویج و اشاعت میں اہم کردار ادا فرمایا۔ ان نفوسِ قدسیہ کی عظمت سے متعلق یہ اسلام دشمن عناصر سادہ لوح مسلمانوں میں شکوک و شبہات پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تاکہ مسلمانوں کے دلوں سے عظمتِ مصطفی ﷺ، عظمتِ صحابہ و عظمتِ اولیاء (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کم کی جا سکے۔ کیونکہ تاریخ پر نظر ڈالنے سے پتہ چلتا ہے کہ مسلمانوں نے جب بھی اپنے اسلاف کی عظمت و محبت کو دل میں بسا کر پرچمِ اسلام کی سربلندی کی خاطر اپنی بیش قیمت جانوں کے نذرانے پیش کرنے کا جذبہ لے کر دشمنانِ اسلام پر تیغِ پُرغضب" اٹھائی تو کفر کو عظیم شکست سے دوچار ہونے پر مجبور کر دیا۔

بھیانک سازش

اس لئے باطل مذاہب نے یہ محسوس کر لیا کہ اگر مسلمانوں کو کمزور کرنا ہے۔ تو پہلے ان کے حقیقی عقائد میں کمزوری پیدا کر کے ان کے دلوں سے عظمتِ مصطفی ﷺ، عظمتِ صحابہ و عظمتِ اولیاء (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کو نکالنا ہو گا۔

اسی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کُفارِ بدآطوار نے منظّم سازش کے تحت اپنے "زرخرید" لوگوں کے ذریعے مسلمانوں میں باطل عقائد داخل کردیئے۔ جن کا زہر آہستہ آہستہ اثر دکھا رہا ہے

گھناؤنا انداز بدقسمتی سے مسلمانوں میں ایسے بدنصیب طبقے بھی پیدا ہوگئے ہیں۔ جو اپنے ہی اسلاف (جن کے زُہد وتقویٰ کی تعریف میں قلم کی زبان خشک ہوجاتی ہے اور جن کے عدل وانصاف کے سامنے شاہ وگدا کی تمیز حرفِ غلط کی طرح مٹ جاتی ہے) ان عظیم نفوسِ قدسیہ کی شخصیت، تحقیق اور اِجتہاد سے متعلق گھناؤنے انداز سے لَب کشائی کی جرأت کر کے ان کے بلند و بالا مقام کو مسخ کرنے کی ناپاک کوشش میں مصروف ہیں۔ تاکہ ملتِ اسلامیہ کو صراطِ مستقیم سے ہٹا کر ضلالت وگمراہی کی پُرخار تاریک راہ کی جانب دھکیلا جاسکے۔ امت کا شیرازہ بِکھیرنے میں ان اسلام دشمن عناصر کا بڑا ہاتھ ہے۔

ایمان کے لئے خطرات بتانا مقصود یہ ہے کہ موجودہ حالات بہت زیادہ ناگفتہ بہ ہیں۔ ایمان جیسی قیمتی دولت جس کی حفاظت کی اَشد ضرورت ہے۔ آج اس کو سخت خطرات لاحق ہیں۔

کوئی توحید کی آڑ لے کر ایمان چھیننے کی کوشش میں مصروف ہے، تو کوئی اپنے طور پر قرآن وحدیث کو ہر کس و ناکس کے لئے سمجھنا آسان ہے بتا کر، ایمان کو خطرات سے دوچار کرنے کیلئے برسرِ پیکار ہے۔

تارے خموش ہیں بڑی اندھیاری رات ہے

ایماں کو لوٹنے کے لئے ڈاکوؤں کی گھات ہے

قرآن وحدیث

"نقاء السلافہ فی احکام البیعۃ والخلافہ" میں اعلحضرت علیہ الرحمۃ اس نازک اور اہم معاملے میں راہنمائی فرماتے ہوئے لکھتے ہیں! کہ قرآن وحدیث میں شریعت، طریقت اور حقیقت سب کچھ ہے۔ اور ان میں سب سے زیادہ ظاہر و آسان شریعت کے مسائل ہیں۔ اور ان آسان مسائل کا یہ حال ہے، کہ اگر "ائمہ مجتہدین" انکی تشریح نہ فرماتے! تو علماء کچھ نہ سمجھتے اور علماء کرام "ائمہ مجتہدین" کے اقوال کی تشریح نہ کرتے۔ تو عوام "ائمہ" کے ارشادات سمجھنے سے بھی عاجز رہتے۔ اور اب بھی اگر "اہلِ علم" عوام کے سامنے "مطالبِ کتب" کی تفصیل اور صورتِ خاصہ پر حکم کی تطبیق نہ کریں۔ تو عام لوگ ہرگز ہرگز کتابوں سے احکام نکال لینے پر قادر نہیں۔ ہزاروں غلطیاں کریں گے اور کچھ کا کچھ سمجھیں گے۔

ایمان کی حفاظت کے لئے

اس لئے یہ اُصول مقرر ہے کہ عوام "علماءِ حق" کا دامن تھامیں۔ اور وہ (یعنی علمائے حق) "علماءِ ماہرین" کی تصانیف کا، اور وہ (یعنی علمائے ماہرین) "مشائخِ فتوی" کا اور وہ (یعنی مشائخ فتویٰ) "ائمہ ہدی" کا۔ اور وہ (یعنی آئمہ ہدیٰ) "قرآن وحدیث" کا جس نے اس سلسلے کو کہیں سے توڑ دیا، وہ ہدایت سے اندھا ہوگیا۔ اور جس نے ہادی کا دامن چھوڑا وہ عنقریب کسی گہرے کنویں میں گراچاہتا ہے۔

مگر افسوس کہ بدقسمتی سے آج کا مسلمان بالخصوص تعلیم یافتہ نوجوان طبقہ ان عظیم خطرات ومسائل کو مولویوں کے جھگڑے کا نام دے کر دینی ماحول سے دوری اختیار کرتا جارہا ہے۔

اے خاصۂ خاصانِ رُسل وقت دعا ہے
امت پہ تیری آکے عَجَب وقت پڑا ہے

اہم بات اس رسالے میں کسی پر اعتراض، تنقید یا کسی مسئلے پر بحث کے بجائے۔ آج کے تذبذب کے شکار مسلمانوں بالخصوص نوجوانوں کو صحابہ کرام و اولیاءِ عظام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مستند واقعات اور ماضی قریب میں رُونما ہونے والے **قَبر کھلنے کے ایمان افروز سچے واقعات پیش** کرنے کی سَعی کی گئی ہے۔

ایک واضح حقیقت قبر کھلنے کے واقعات پیش کرنے کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ، حدیث پاک میں ارشاد ہوتا ہے !

قَبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے، یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔ (ترمذی ج ۴ ص ۲۰۹)

معلوم ہوا اگر کسی کی قبر کھلی اور میّت کا جسم اور کفن سلامت نظر آئے اور خوشبو کی لپٹیں آرہی ہوں۔ تو وہ شخص جنتی ہے۔ اور اس کی قبر مذکورہ حدیث مبارکہ کے مطابق جنت کا باغ ہے۔

کیونکہ ایسے شخص کے مذہب اور عقیدے کے صحیح ہونے پر کون شک کرسکتا ہے۔ بلکہ الحمدللہ عزوجل جسم اور کفن کی سلامتی تو اسکے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں مقبول ہونے کی ایک مضبوط دلیل ہے۔

الحمدللہ عزوجل اس طرح قبر کھلنے پر جسم تروتازہ اور مہکتا دیکھ کر بارہا کئی غیر مسلم اور بد عقیدہ گمراہ لوگ تائب ہوکر راہِ حق کی طرف لوٹ آئے۔

امید ہے تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں ان ایمان افروز واقعات کا مطالعہ مکمل دل جمعی اور توجہ کے ساتھ فرمائیں گے۔

رب کریم عزوجل کی بارگاہ سے امید ہے! کہ اگر کوئی صدقِ دل کے ساتھ راہ حق کی طلب کیلیے، ان ایمان افروز واقعات کا مطالعہ کرے گا تو ان شاءاللہ عزوجل اسے راہِ حق کیلیے ضرور رہنمائی ملے گی۔

۲۶ رجب المرجب ۱۴۲۳ھ

واقعہ نمبر ۱

امیر المومنین حضرتِ عمر فاروق رضی اللہ عنہ

قَبْر میں بَدَن سلامت

ولید بن عبدالملک اُموی کے دورِ حکومت میں جب روضۂ منورہ کی دیوار گر پڑی اور بادشاہ کے حکم سے نئی بنیاد کھودی گئی تو ناگہاں بنیاد میں ایک پاؤں نظر آیا، لوگ گھبرا گئے اور خیال کیا! کہ یہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پائے اقدس ہے۔ لیکن جب صحابی رسول عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے دیکھا اور پہچانا تو قسم کھا کر فرمایا! کہ "یہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدس پاؤں نہیں۔"

بلکہ یہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قدم شریف ہے۔ یہ سن کر لوگوں کی گھبراہٹ اور بے چینی کو قدرے سکون ہوا۔

(بخاری شریف ج ا ص ۱۸۶)

واقعہ نمبر ۲

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی کرامت

ایک قبر سے دوسری قبر میں

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہما کو شہادت کے بعد بصرہ کے قریب دفن کر دیا گیا مگر آپ کی قبر شریف نشیب میں تھی، اس لئے قبرِ مبارک کبھی کبھی پانی میں ڈوب جاتی تھی۔ آپ نے ایک شخص کو بار بار خواب میں آکر اپنی قبر بدلنے کا حکم دیا، چنانچہ اس شخص نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اپنا خواب بیان کیا۔ آپ نے دس ہزار دِرہم میں ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکان خرید کر اس میں قبر کھودی اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے مقدس جسم کو پرانی قبر سے نکال کر اس قبر میں دفن کر دیا۔ کافی مدت گزر جانے کے باوجود الحمدُللہ عزوجل آپ کا مقدس جسم سلامت اور بالکل تروتازہ تھا۔

(کتاب عشرہ مبشرہ ص ۲۴۵)

واقعہ نمبر ۲

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ

تازہ خون

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ حکومت میں مدینہ منورہ کے اندر نہریں کھودنے کا حکم دیا، ایک نہر حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزارِ اقدس کے پہلو میں نکل رہی تھی۔ لاعلمی میں اچانک نہر کھودنے والے کا پھاوڑا آپ کے قدم مبارک پر پڑ گیا اور آپ کا پاؤں کٹ گیا، تو اس میں سے تازہ خون بہ نکلا، حالانکہ آپ کو دفن ہوئے چھیالیس ۴۶ سال گزر چکے تھے۔

(حجۃ اللہ ج ۲ ص ۸۶۴ بحوالہ ابن سعد)

بعدِ انتقال تازہ خون کا نکلنا، اس بات کی دلیل ہے! کہ شہداء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اپنی قبروں میں پورے لوازمِ حیات کے ساتھ زندہ ہیں۔

واقعہ نمبر ۴

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ

کفن و جسم سلامت

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا جسم مبارک دو مرتبہ قبرِ مبارک سے نکالا گیا۔ پہلی مرتبہ چار ماہ کے بعد نکالا گیا، تو وہ اسی حالت میں تھے جس حالت میں دفن کیا گیا تھا۔ (بخاری ص ۱۸۰ و حاشیہ بخاری)

چھیالیس برس بعد

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! کہ میں نے دوسری مرتبہ چھیالیس برس کے بعد اپنے والد ماجد (حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ) کی قبر کھود کر ان کے مقدس جسم کو نکالا، تو میں نے ان کو اس حال میں پایا کہ اپنے زخم پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے۔ جب ان کا ہاتھ اٹھایا گیا، تو زخم سے خون بہنے لگا۔ پھر جب ہاتھ زخم پر رکھ دیا گیا تو خون بند ہو گیا۔ اور ان کا کفن جو ایک چادر کا تھا، بدستور صحیح و سالم تھا۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ج ۲ ص ۸۶۴ بحوالہ بیہقی شریف)

واقعہ نمبر ۵

پوری دنیا سے آنے والے لاکھوں زائرین کی موجودگی میں

اصحابِ کرام حضرت حُذیفہ اَلیمانی اور حضرت جابر رضوان اللہ علیہم اجمعین

کے اَجسام مبارک کی مُنتقلی

خواب میں بَشارت

غالباً یہ واقعہ ۲۰ ذوالحجہ ۱۳۵۱ ہجری میں پیش آیا۔ واقعہ یوں ہے کہ ایک رات شاہِ عراق نے صحابیٔ رسول حضرت حُذیفہ اَلیمانی رضی اللہ عنہ کی خواب میں زیارت کی (حضرت حُذیفہ الیمانی رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رازدار صحابی رضی اللہ عنہ کے طور پر مشہور ہیں۔)

حدیث پاک میں ہے کہ حضرت حُذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رازوں کو جانتے ہیں جنہیں اور کوئی نہیں جانتا (بخاری شریف)

آپ رضی اللہ عنہ نے خواب میں فرمایا! کہ میرے مزار میں پانی اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے مزار میں نمی آنا شروع ہوگئی ہے۔ اس لئے ہم دونوں کو اصل مقام سے منتقل کر کے دریائے دجلہ سے ذرا فاصلے پر دفن کر دیا جائے۔

امورِ سلطنت میں انہماک کے باعث شاہِ عراق دن کے وقت یہ خواب قطعی بھول گئے۔

دوبارہ ھدایت دوسری شب انہیں پھر ارشاد ہوا مگر اگلی صبح وہ پھر بھول گئے۔ تیسری شب حضرت حذیفہ الیمانی رضی اللہ عنہ نے عراق کے مفتیِ اعظم کو خواب میں اسی غرض سے ہدایت کی۔ نیز فرمایا کہ ہم دوراتوں سے بادشاہ سے برابر کہہ رہے ہیں۔ لیکن وہ مصروفیت کی بنا پر بھول جاتا ہے۔ اب تم بادشاہ کو اس طرف متوجہ کراؤ، اس سے یہ کہو! کہ ہمیں موجودہ قبروں سے منتقل کرانے کا فوری بندوبست کریں۔ چنانچہ مفتیِ اعظم عراق نے وزیراعظم نوری السعید پاشا کو ساتھ لے کر بادشاہ سے ملاقات کی اور اپنا خواب سنایا۔

فتوٰی شاہِ عراق نے کہا کہ آپ اس سلسلے میں فتوی دے دیں۔ مفتیِ اعظم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے مزارات کو کھولنے اور ان کو منتقل کرنے کا فتوی دیدیا۔ یہ فتوی اور شاہ عراق کا فرمان اخبارات میں شائع کردیا گیا۔ جس سے تمام دنیائے اسلام میں جوش و خروش پھیل گیا۔ رائٹر اور دیگر خبر رساں ایجنسیوں نے اس خبر کی تمام دنیا میں تشہیر کردی۔

لاکھوں زائرین حج کے موقع پر دنیا بھر کے بیشتر ممالک سے

شاہِ عراق کے نام لاتعداد خطوط پہنچنا شروع ہو گئے، کہ ہم بھی شرکت کرنا چاہتے ہیں۔

اس موقع پر حکومتِ عراق نے خاص طور پر کسٹم اور روپے کی تمام پابندیاں ختم کر دیں۔ حتیٰ کہ پاسپورٹ کی قید بھی باقی نہ رکھی۔ مدائن جیسا چھوٹا قصبہ ان دنوں دس روز کے اندر ہی اندر آبادی اور رونق کے لحاظ سے دوسرا بغداد بن گیا۔ بستی کے تمام گھر مہمانوں سے کھچا کھچ بھر گئے، گلیوں کوچوں اور بازاروں میں بے پناہ ہجوم تھا۔

خوش نصیب ترکی اور مصر سے اس موقع پر خاص طور پر سرکاری وفود آئے۔ مصطفیٰ کمال اور جمہوریہ ترکی کی نمائندگی وزیر مختار نے کی۔ مصری وفد میں عُلَماء اور وزراء کے علاوہ سابق شاہ فاروق والی مصر نے بطور رئیس وفد شرکت کی۔ غرض یہ کہ ان دس دنوں میں جن جن خوش نصیب لوگوں کی قسمت میں ان بزرگوں کی زیارت لکھی تھی وہ پہنچ چکے تھے۔

اس موقع پر انتہائی محتاط اندازے کے مطابق کم و بیش پانچ لاکھ لوگوں نے شرکت کی۔ جن میں ہر ملک، ہر مذہب، ہر فرقہ اور ہر عقیدہ کے لوگ شامل تھے۔ آخر کار وہ دن بھی آ گیا جس کی آرزو میں لوگ جوق در جوق

جمع ہوئے تھے۔ بروز پیر شریف بارہ بجے کے بعد لاکھوں افراد کی موجودگی میں مزاراتِ مقدسہ کھولے گئے۔

ایمان افروز منظر

معلوم ہوا کہ مزار میں نمی پیدا ہو چلی تھی۔ تمام سفراء دُوَل، عراق کی پارلیمنٹ کے تمام ممبران اور شاہِ عراق کی موجودگی میں پہلے حضرت حُذیفہ الیمانی رضی اللہ عنہ کے جسم مبارکہ کو کرین کے ذریعے زمین سے اسطرح اوپر اٹھایا گیا۔ کہ ان کا مقدس جسم کرین پر نسب کئے ہوئے اسٹریچر پر خود بخود آ گیا۔

اب کرین سے اسٹریچر کو علیحدہ کر کے شاہ عراق، مفتی اعظم عراق، وزیر مختار جمہوریہ ترکی اور شہزادہ فاروق (ولی عہد مصر) نے کندھا دیا اور بڑے احترام سے ایک شیشے کے تابوت میں رکھ دیا پھر اسی طرح حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے جسم مبارکہ کو مزار سے باہر نکالا گیا۔

اَجسامِ مقدسہ

الحمدللہ عزوجل دونوں اصحابِ رسول (رضی اللہ عنہم) کے اجسام مقدسہ اور ان کا کفن حتّیٰ کے ریش ہائے مبارک کے بال تک بلکل صحیح سلامت تھے۔ اَجسام مقدسہ کو دیکھ کر یہ اندازہ ہوتا تھا! کہ شاید انہیں رحلت فرمائے ہوئے دُو تین گھنٹے سے زائد وقت نہیں گزرا۔

سب سے عجیب بات تو یہ تھی! کہ ان دونوں مقدس ہستیوں آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔ اور ان میں ایک عجیب چمک تھی۔ کئی لوگوں نے چاہا! کہ ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھیں، لیکن ان کی نظریں اس چمک کے سامنے ٹھہرتی ہی نہ تھیں۔ بڑے بڑے ڈاکٹرز یہ دیکھ کر دنگ رہ گئے۔

قَبولِ اسلام ایک جرمن ماہرِ چشم جو بین الاقوامی شہرت کا مالک تھا۔ اس تمام کاروائی میں بڑی دلچسپی لے رہا تھا۔ اس نے جو دیکھا تو دیکھتا رہ گیا وہ اس منظر سے اتنا بے اختیار ہوا کہ آگے بڑھ کر مفتیِ اعظم سے یہ کہتے ہوئے کہ مذہبِ اسلام کی حقانیت اور ان صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی بزرگی کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہوسکتا ہے۔ الحمد للہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگیا۔ (سبحان اللہ عز وجل)

زیارتِ مبارکہ عراقی فوج نے باقاعدہ سلامی پیش کی۔ اس کے بعد بادشاہوں اور عُلماء کے کندھوں پر تابوت اٹھے۔ چند قدم کے بعد سُفراء دُوَل نے کندھا دیا۔ پھر اعلیٰ حکام کو یہ شرف حاصل ہوا۔ اس کے بعد ہر شخص جو وہاں موجود تھا اس سعادت سے مشرف ہوا۔ کم وبیش ۱ے سال قبل ہونے والا یہ ایمان افروز واقعہ تقریباً ۲۰، ۲۵ سال کے دوران بار ہا اردو جرائد میں شائع ہوتا رہا ہے۔ (مہر و منیر 1999ء)

واقعہ نمبر ٦

حضرت شیخ محمد بن سلیمان جَزُولی رضی اللہ عنہ

ستتر ٧٧ بَرَس بعد

"مطالع المسرات" میں ہے! کہ **دلائلُ الخیرات** کے مصنف حضرت شیخ محمد بن سلیمان جَزُولی رحمۃ اللہ علیہ کو کسی بدنصیب حاسد نے زہر کھلا دیا اور آپ نمازِ فجر کی پہلی رَکعت کے دوسرے سجدہ میں یا دوسری رَکعت کے پہلے سجدے میں انتقال فرما گئے۔ اور مقامِ سوس میں اسی دن تدفین عَمَل میں لائی گئی۔ ستتّر برس کے بعد لوگ آپ کے جسمِ مقدس کو مزارِ مبارک سے نکال کر "مراکش" لے آئے، آپ کا کفن سلامت اور بدن بالکل زندوں کی طرح تروتازہ اور نرم تھا۔

خون کی روانی کسی نے آپ کے رخسارِ مبارک پر انگلی رکھی تو زندہ آدمیوں کی طرح بدن میں خون کی روانی کی سُرخی ظاہر ہوئی اور آپ کے سرِ مبارک اور چہرہ انور پر اس خط بنوانے کا نشان بھی باقی تھا، جو وفات سے قبل

آپ رضی اللہ عنہ نے بنوایا تھا۔ آپ سلسلۂ عالیہ شاذلیہ کے شیخ تھے اور آپ کے چھ لاکھ، بارہ ہزار پینسٹھ مریدین تھے۔ ۱۶ ربیع النور ۸۷۰ھ کو آپ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی۔ مزار مبارک "مراکش" میں مرجعِ خلائق ہے۔ آج بھی آپ رضی اللہ عنہ کی قبرِ انور سے مشک کی خوشبو آتی ہے۔ لوگ بکثرت آپ کے مزارِ فائضُ الانوار پر "دلائلُ الخیرات" پڑھتے ہیں۔

واقعہ نمبر ۷

حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ

دوسو تیس ۲۳۰ سال بعد

طبقات شعرانی میں ہے سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کی وفات شریف کے دوسو تیس ۲۳۰ سال کے بعد آپ کی قبرِ انور کے پہلو میں جب حضرت سیدنا ابوجعفر موسیٰ رضی اللہ عنہ کیلئے قبر کھودی گئی۔ تو اتفاق سے آپ کی قبر کھل گئی۔ لوگوں نے دیکھا! کہ دوسو تیس برس گزر جانے کے باوجود امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کا کفن صحیح وسالم اور بدن تروتازہ تھا۔

واقعہ نمبر ۸

حضرت سیدُنا سلطان باہو علیہ الرحمۃ

ستّر سال بعد

حضرت سیدنا سلطان باہو علیہ الرحمۃ کی وفات کے بعد جب دریائے چناب میں طغیانی آئی۔ تو آپ علیہ الرحمۃ کی قبر مبارک کھولی گئی۔ سب لوگ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ آپ علیہ الرحمۃ کا جسمِ مبارک بالکل صحیح و سلامت تھا۔ (جسمِ مبارک کو باہر نکالا اور دوسری جگہ منتقل کر دیا گیا۔)

آپ علیہ الرحمۃ شورکوٹ میں ۱۰۳۹ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا سلسلہ نسب ۲۹ واسطوں سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے۔ آپ صاحبِ کرامت ولی تھے۔ ایامِ طفولیت ہی میں آپ سے کرامات ظاہر ہونا شروع ہوگئی تھی۔ آپ اپنے پیرومرشد سے کمال حد تک عشق کرتے تھے۔ مزارِ مبارک شورکوٹ میں واقع ہے۔

(تذکرہ اولیاءِ پاک و ہند، ص ۳۱۶) (سیرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ، ص ۹۲)

مقامِ غور

جب صحابہ و اولیائے کرام علیہم الرضوان کا یہ مرتبہ ہے، تو بھلا حضرات انبیاء علیہم الصلوۃ السلام کی کیا شان ہوگی۔ پھر حضور سیدُ الانبیاء خاتم الانبیاء شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کے جسمِ اطہر کا کیا کہنا۔ یقیناً وہ اپنی قبرِ منور میں جسمانی حیات مقدسہ کے ساتھ زندہ ہیں۔

جیسا حدیث شریف میں آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نبی (علیہ السلام) زندہ ہیں اور ان کو روزی بھی دی جاتی ہے۔ (مشکوۃ شریف ص ۱۲۱)

ایک اور جگہ حدیث پاک میں آیا کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام (علیہم السلام) کے جسموں کو زمین پر حرام فرمادیا۔ کہ زمین ان کو کھائے۔ (مشکوۃ شریف ص ۱۲۱)

مَدَنی اصول بعدِ وفات اولیاءِ عظام رضی اللہ عنہم کی حیاتِ اقدس کی دلیل سمجھنے سے پہلے ایک اُصول یاد رکھنا بہت ضروری ہے۔ قرآنِ پاک میں جب کوئی حُکم بیان کیا جائے! تو جس چیز کے بارے میں حُکم فرمایا گیا، اس کے "برابر" اور اس سے اعلیٰ چیزیں اس حُکم میں بغیر ذِکر کیے خود بخود داخل ہو جاتی ہیں۔

مثلاً اللہ تعالیٰ نے ماں باپ کے بارے میں ارشاد فرمایا۔۔۔

(ترجمہ کنزالایمان) تو ان سے "ہُوں" نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا۔ (بنی اسرائیل ۲۳ پ)

والدین کا ادب اس آیت پاک میں ماں باپ کو لفظ "ہُوں" کہنے کی ممانعت فرمائی گئی، تو اس سے زیادہ اذیت پہنچانے والے عمل مثلاً مارنا پیٹنا تو بدرجہ اولیٰ ناجائز و حرام ہوگا۔

جب یہ اُصول سمجھ میں آگیا تو ملاحظہ فرمایئے! کہ۔۔۔

"اللہ تعالیٰ نے شہدائے کرام رضی اللہ عنھم کے بارے میں ارشاد فرمایا"

(ترجمہ کنزالایمان) اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں، انہیں مردہ نہ کہو، بلکہ وہ زندہ ہیں، ہاں! تمہیں خبر نہیں۔ (البقرۃ ۱۵۴، پ۲)

معلوم ہوا کہ شہدائے کرام بعدِ وفات بھی زندہ ہیں، لیکن ہمیں اس کا شعور حاصل نہیں۔

توجہ فرمائیں اب مذکورہ اُصول کے مطابق جب شہداء کی حیات قرآن سے ثابت ہوئی تو ان سے اعلیٰ "یعنی عُلَماء و اولیاء و انبیاء علیہم السلام و رضی اللہ عنھم" کی حیاتِ مبارکہ بدرجہ اولیٰ ثابت ہوگئی۔

(مذکورہ دلیل کی تائید کے لئے چند اَقوال وروایات ملاحظہ فرمائیے)

(i) خاتم المحدثین محقق علی الاطلاق حضرت سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں! کہ " اللہ تعالیٰ کے ولی اس دارِ فانی سے دارِ بقا کی طرف منتقل ہوجاتے ہیں۔ وہ اپنے پروردگار کے پاس زندہ ہیں، انھیں رزق دیا جاتا ہے اور خوش وخرم ہیں لیکن لوگوں کو اس کا شعور نہیں ہے۔

(اشعۃ اللمعات)

(ii) حضرت ملا علی قاری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ یعنی اولیاء کرام رضی اللہ عنہم کی دونوں حالتوں یعنی حیات وممات میں اصلاً فرق نہیں، اسی لئے کہا گیا ہے! کہ وہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسری گھر تشریف لے جاتے ہیں۔ (مرقاۃ المصابیح ص ۴۵۹ ج ۳)

راہنمائی محترم اسلامی بھائیو! اللہ تبارک وتعالیٰ کا ان مقدس ہستیوں کے ظاہری پردہ فرمانے کے باوجود اور قبروں میں منتقل ہونے کے بعد ان کے تروتازہ خوشبودار اجسام کا ظاہر فرمانا، ساری دنیا کے غیر مسلموں اور بد مذہبوں کیلئے حق کی طرف ایک واضح راہنمائی ہے۔

وَسوَسہ پیارے اسلامی بھائیو! ہوسکتا ہے کہ کسی کے ذہن میں یہ وَسوَسہ آئے! کہ یہ تو پہلے دور کے واقعات ہیں اور اس دور میں تو بے شُمار فِرقے بن چکے ہیں اور ہر فِرقہ اپنے آپ کو صحیح اور جنت کا حقدار بتا کر دوسروں کو غلط ثابت کرنے میں مصروف ہے۔

الحمدُ للہ عَزَّوَجَلَّ اس پُر فِتَن اور ترقی یافتہ دور میں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایسی نشانیاں ظاہر فرمائی ہیں۔ جو راہِ حق کے مُتلاشی کے لئے روشن چراغ کی طرح اللہ و رَسول (عَزَّوَجَلَّ و صلی اللہ علیہ وسلم) کی رِضا کی طرف راہنمائی کر کے دنیا اور آخرت کی سُرخروئی کا سبب بن سکتی ہیں۔

جو حق کی تلاش میں مُخلِص ہوتے ہیں۔ ان کیلئے قدرت کی ان کھلی نشانیوں کی راہنمائی پر حق قبول کرنے میں کوئی مَصلِحت یا انا نیت رکاوٹ نہیں بنتی۔

اب ایک اسلامی بہن اور چند خوش نصیب اسلامی بھائیوں کے قبر کھلنے کے ایمان اَفروز واقعات جو ماضی قریب میں ظاہر ہوئے پیشِ خدمت ہیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا ہے کہ وہ ان ایمان اَفروز واقعات کو ہر راہِ حق پانے کی سچی تمنا رکھنے والوں کے لئے اصلاح کا ذریعہ بنائے۔ (امین بجاہِ النبیِ الامین صلی اللہ علیہ وسلم)

واقعہ نمبر ۹

ایک قادِریہ عطاریہ اسلامی بہن

ساڑھے سات ماہ بعد

ایک مبلغ نے اپنی بہن کی ساس کے متعلق آنکھوں دیکھا واقعہ سنایا! کہ ہماری بہن کے بچوں کی دادی کا غالباً 1997ء مرکزُ الاولیاء لاہور میں انتقال ہوا۔ مرحومہ امیرِ اَہلسنّت ابوالبلال حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ کے ذریعے قادِری عطاری سلسلے میں مرید تھیں۔ اور قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ تھیں اور ہفتہ وار اِجتماع میں شرکت بھی فرماتی تھیں۔ انتقال کے تقریباً ساڑھے سات ماہ کے بعد شدید بارشیں ہوئیں۔ جس سے ان کی قبر دھنس گئی۔ وہ کہتے ہیں! کہ میں نے بڑھ کر قبر کی مٹی نکالنی شروع کی تو سفید سفید کپڑا نظر آیا مزید مٹی ہٹائی تو دیکھا! کہ الحمدُللہ عَزَّوَجَلَّ اس عطاریہ اسلامی بہن کا پورا جسم خیر وسلامتی کے ساتھ کَفَن میں لپٹا ہوا تھا اور کَفَن تک میلا نہ ہوا تھا۔

ملے نزع میں بھی راحت رہوں قبر میں سلامت

تو عذاب سے بچانا مدنی مدینے والے صلی اللہ علیہ والہ وسلم

واقعہ نمبر ۱۰

مبلغِ دعوتِ اسلامی اُحد رضا قادری رَضَوی عطاری رحمۃ اللہ علیہ

تازہ لاش

۲۵ رجب المرجب ۱۴۱۶ھ رات تقریباً پونے گیارہ بجے مرکزُ الاولیاء لاہور کے پونچھ روڈ کا مارکیٹ ایریا شدید فائرنگ کی تَڑ تَڑ سے گونج اٹھا۔ ہر طرف خوف و ہَراس پھیل گیا اور دَھڑا دَھڑ دکانیں بند ہونے لگیں۔ جب لوگوں کے حَواس کچھ بحال ہوئے تو دیکھا! کہ ایک کار شعلوں کی لپیٹ میں ہے۔

دعوتِ اسلامی کی مقبولیت

دراصل تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی عام مقبولیت اور اسلام کی حقیقی شان وشوکت کا عُروج برداشت نہ کرتے ہوئے "کسی" کے اشارے پر دَہشت گردوں نے دنیائے اَہلسنت کے امیر، اَمیرِ اَہلسنت ابوالبلال حضرتِ مولانا محمد الیاس عطار قادری رَضَوی دامت برکاتہم العالیہ کی جان لینے کی ناکام کوشش کی تھی۔ " مگر جسے خدا عزوجل رکھے اسے کون چکھے " کے مِصداق دشمن کا منصوبہ خاک میں مل گیا اور اللہ عزوجل نے سنتوں کی مزید خدمت لینے کے لئے اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق کو آنچ نہ آنے دی۔

دو مبلغین کی شہادت

اس فائرنگ کے نتیجے میں مبلغِ دعوتِ اسلامی محمد سجاد عطاری اور الحاج محمد اُحد رضا عطاری جامِ شہادت نوش کر گئے۔ دونوں شہیدانِ دعوتِ اسلامی کو مرکزُ الاولیاء لاہور کے مشہور "میانی قبرستان" میں سپردِ خاک کیا گیا۔ تدفین کے تقریباً آٹھ ماہ بعد لاہور میں شدید بارشیں ہوئیں۔ جس کے سبب شہیدِ دعوت اسلامی حاجی اُحد رضا عطاری کی قبر مُنْہَدِم ہوگئی۔ اعزّہ کی خواہش پر لاش کی منتقلی کا سلسلہ ہوا۔ کافی لوگوں کی موجودگی میں مٹی ہٹا کر جب چہرے کی طرف سے سِل ہٹائی گئی تو خوشبو کی لَپٹ سے لوگوں کے مَشامِ دماغ معطّر ہوگئے۔ مزید سِلیں ہٹالی گئیں۔ عینی شاہدین کے بیان کے مطابق شہیدِ دعوتِ اسلامی حاجی اُحد رضا قادری عطاری (جو کہ امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے مرید تھے۔) کا کفن تک سلامت تھا۔ تدفین کے وقت جو سبز سبز عمامہ شریف سر پر باندھا گیا تھا وہ بھی اسی طرح سجا ہوا تھا۔ چہرہ بھی پھول کی طرح کھلا ہوا تھا ہاتھ نماز کی طرح بندھے ہوئے تھے۔ جبکہ شہید کو جہاں گولیاں لگی تھیں وہ بھی زخم تازہ تھے اور کفن پر تازہ خون کے دھبے صاف نظر آرہے تھے۔ دُرود و سلام کی صداؤں میں شہید کی لاش کو اٹھا کر دوسری جگہ پہلے سے تیار شدہ قبر میں منتقل کر دیا گیا (یہ واقعہ مختلف اخبارات میں بھی شائع ہوا)

امیرِ اَہلسنت دامت برکاتہم العالیہ نے حملے کے واقعہ کے بعد بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک اِستغاثہ پیش کیا۔ (اس کے چند اشعار ہدیہ ناظرین ہیں)

اچانک دشمنوں نے کی چڑھائی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
شہید دو ہو گئے اسلامی بھائی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

مرا دشمن تو مجھ کو ختم کرنے آہی پہنچا تھا
میں قرباں تم نے میری جاں بچائی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عدو جھک مارتا ہے خاک اڑاتا ہے تیرے قربان
مجھے اب تک نہ کوئی آنچ آئی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

شہید دعوت اسلامی سجاد و اَحد آقا صلی اللہ علیہ وسلم
رہیں جنت میں یکجا دونوں بھائی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نہیں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم ذاتی دشمنی میری کسی سے بھی
ہے میری نفس و شیطان سے لڑائی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حقوق اپنے کئے ہیں درگزر دشمن کو بھی سارے
اگرچہ مجھ پہ ہو گولی چلائی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تمنا ہے میرے دشمن کریں توبہ عطا کر دو
انہیں دونوں جہاں کی تم بھلائی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اگرچہ جان جائے خدمتِ سنت نہ چھوڑوں گا
شہا کرتے رہیں مشکل کشائی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تمنا ہے تیرے عطار کی یوں دھوم مچ جائے
مدینے میں شہادت اس نے پائی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

دعوتِ اسلامی پر کرم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلحمدُ للہ عزوجل اَظْہَرُ مِنَ الشَّمْس ہوا کہ دعوتِ اسلامی پر اللہ عزوجل اور اس کے حبیبِ مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خصوصی کرم ہے اور اس مَدَنی تحریک کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہنے والا خوش نصیب مسلمان دونوں جہاں کی نعمتوں سے مالا مال ہوتا ہے اور فیض یاب ہو کر دوسروں کو بھی فیض لٹاتا ہے۔

مَیّت کی چیخیں

گورکن نے شہیدِ دعوتِ اسلامی حاجی محمد اُحد رضا عطاری کے قدموں کی طرف بنی ہوئی ایک عورت کی قبر کی طرف اشارہ کرتے

ہوئے، مرکزُ الاولیاء لاہور کے اسلامی بھائیوں کو بتایا! کہ یہ قبر حاجی اُحد رضا عطاری کی شہادت سے پہلے کی ہے۔ اکثر رات کے سناٹے میں اس قبر سے چیخوں کی آواز سنی جاتی تھیں۔ جب سے حاجی اُحد رضا عطاری یہاں دفن ہوئے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ میّت سے عذاب اٹھ گیا ہے۔ کیونکہ چیخوں کی آواز بند ہوگئی ہے۔ اس بات کی تصدیق قبرستان کے قریب رہنے والے دیگر افراد نے بھی کی ہے۔

جو اپنی زندگی میں سنتیں ان کی سجاتے ہیں۔
انہیں محبوب میٹھے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا بنانے ہیں

واقعہ نمبر ۱۱

مبلغِ دعوت اسلامی محمد احسان قادِری عطاری رحمۃ اللہ علیہ

ساڑھے تین سال بعد

مرید ہونے کی برکت

بابُ المدینہ کراچی کے علاقے گلبہار کے ایک ماڈرن نوجوان بنام محمد احسان دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوئے اور امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کے مرید بن گئے۔

ایک ولیِ کامل سے مرید تو کیا ہوئے ان کی زندگی میں مَدَنی انقلاب برپا ہوگیا۔ چہرہ ایک مٹھی داڑھی کے ذریعہ مَدَنی چہرہ بن گیا اور سر پر مستقل طور پر سبز سبز عمامے کا تاج جگمگ جگمگ کرنے لگا۔ انہوں نے دعوتِ اسلامی کے مدرستہ المدینہ (بالغان) میں قرآن ناظرہ ختم کرلیا اور لوگوں کے پاس جاجا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچانے لگے۔ ایک دن اچانک انہیں گلے میں دَرد محسوس ہوا، علاج کروایا مگر "مرض بڑھتا گیا جُوں جُوں دوا کی" کے مصداق گلے کے مرض نے بہت زیادہ شدت اختیار کرلی یہاں تک کہ قریبُ المرگ ہوگئے۔

مَدَنی وصیت اسی حالت میں انہوں نے **امیرِ اَہلسنت** دامت برکاتہم العالیہ کے مَطبوعہ **مَدَنی وصیت** نامہ کو سامنے رکھ کر اپنا وصیت نامہ تیار کروا کر اپنے عَلاقے کے نگران کے سُپُرد کردیا اور پھر سدا کیلئے آنکھیں موندلیں۔ **وقتِ وفات** ان کی عمر تقریباً پینتیس ۳۵ سال ہوگی۔ انہیں گلبہار کے **قبرِستان** میں سپردِ خاک کردیا گیا۔ حسبِ وصیت بعد **غسل** کفن میں چہرہ چُھپانے سے قبل پہلے پیشانی پر انگشتِ شہادت سے **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ**، سینہ پر **لا الہ الا اللہ محمد رَّسُولُ اللہ**، ناف اور سینے کے درمیانی حصہ کفن پر **یا غوثِ اعظم دستگیر** رضی اللہ عنہ، **یا امام ابا حنیفہ** رضی اللہ عنہ، **یا امام احمد رضا** رضی اللہ عنہ، **یا شیخ ضیاء الدین** رضی اللہ عنہ اور

انکے پیرومرشد کا نام لکھا گیا۔ دفن کرتے وقت دیوارِ قبر میں طاق بنا کر عہد نامہ، نقشِ نعلین ودیگر تبرکات وغیرہ رکھے گئے۔ بعد دفن قبر پر اذان بھی دی گئی اور کم وبیش ۱۲ بارہ گھنٹے تک ان کی قبر کے قریب اسلامی بھائیوں نے اجتماعِ ذکر ونعت جاری رکھا۔

ساڑھے تین سال بعد

وفات کے تقریباً ساڑھے تین سال بعد بروز منگل ۶ جمادی الثانی ۱۴۱۸ھ (7-10-97) کا واقعہ ہے ایک اور اسلامی بھائی محمد عثمان قادری رضوی کا جنازہ اسی قبرستان میں لایا گیا۔ کچھ اسلامی بھائی مرحوم محمد احسان عطاری کی قبر پر فاتحہ کیلئے آئے تو یہ منظر دیکھ کر انکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں! کہ قبر کی ایک جانب بہت بڑا شگاف ہوگیا ہے اور تقریباً ساڑھے تین سال قبل وفات پانے والے مرحوم محمد احسان عطاری سر پر سبز سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے خوشبودار کفن اوڑھے مزے سے لیٹے ہوئے ہیں آناً فاناً یہ خبر ہر طرف پھیل گئی اور رات گئے تک زائرین محمد احسان عطاری کے کفن میں لپٹے ہوئے تروتازہ لاشے کی زیارت کرتے رہے۔ (یہ واقعہ بھی کئی اخبارات میں شائع ہوا)

غلط فہمی کے شکار

تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے بارے میں غلط فہمیوں کے شکار رہنے والے کچھ افراد بھی دعوتِ اسلامی والوں پر اللہ عزوجل کے اس عظیم فضل وکرم کا کھلی آنکھوں سے مشاہدہ کر کے تحسین وآفرین پکار اٹھے اور دعوتِ اسلامی کے محبّ بن گئے۔

واقعہ نمبر ۱۲

محمد نوید قادری رَضَوی عطاری رحمۃ علیہ

جِسم اور قبر سے خوشبو

ضلع جنت المعلیٰ حلقہ گلشن عطار طائی محلہ مہاجر کیمپ نمبر ۷، باب المدینہ کراچی کے مقیم دعوتِ اسلامی کے مَدنی ماحول سے وابستہ سترہ سالہ اسلامی بھائی محمد نوید عطاری بن سلطان محمد کا ۱۸ رجب المرجب ۱۴۲۱ھ صبح تقریباً آٹھ بجے انتقال ہوا۔

تکفین کے بعد حسبِ وصیت مرحوم کے سر پر سبز عمامہ شریف کا تاج سجا کر مہاجر کیمپ نمبر ۷ کے قبرستان میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔

خواب میں بشارت

جمعرات ربیعُ الغوث ۱۴۲۲ھ 12 جولائی 2001ء کو مرحوم محمد نوید عطاری نے اپنے بھائی کو خواب میں آکر بتایا کہ "تم میری قبر پر نہیں آتے، آکر دیکھو تو سہی میری قبر کا کیا حال ہوگیا ہے" جس دن خواب آیا تھا اس دن شدید بارش ہوئی تھی۔ چنانچہ جا کر دیکھا تو جمعرات کو ہونے والی موسلا دھار بارش کے باعث قبر دھنس گئی تھی۔

قبر کُشائی

اتوار کو صبح تقریباً ساڑھے سات بجے مرحوم کے تمام بھائی بشمول دعوتِ اسلامی کے آٹھ حُفاظِ کرام قبر پر آئے۔ کئی لوگوں کی موجودگی میں گورکن نے قبر کشائی کی تو یہ منظر دیکھ کر تمام حاضرین کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں کہ مرحوم نوید عطاری جن کی وفات کو تقریباً ۹ ماہ کا عرصہ گزر چکا تھا۔ ان کا بدن تروتازہ اور کفن بھی سلامت ہے۔ سر پر سبز عمامہ شریف کا تاج سجائے دونوں ہاتھ نماز کی طرح باندھے مزے سے لیٹے ہوئے ہیں۔

خوشبو کی لپٹیں

چار اسلامی بھائیوں نے مل کر ان کی لاش کو قبر سے نکالا۔ ان کے جسم اور قبر سے خوشبو کی لپٹیں آرہی تھیں۔ قبر کو دُرست کرکے دوبارہ دفن کر دیا گیا۔ اللہ عزوجل نوید کی مغفرت کرے اور ان کے صدقے ہم سب کو بخشے۔ (امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم)

اس واقعہ کی بھی اخبارات کے ذریعے کافی تشہیر ہوئی۔

غور طلب بات

۱۔ مبلغِ دعوتِ اسلامی حاجی اُحد رضا عطاری کی تدفین کے ۸ ماہ بعد

۲۔ مبلغِ دعوتِ اسلامی محمد احسان عطاری کی تدفین کے ساڑھے ۳ سال بعد

۳۔ مبلغِ دعوتِ اسلامی محمد نوید عطاری کی تدفین کے ۹ ماہ بعد

۴۔ ایک عطاریہ اسلامی بہن کی تدفین کے ۷ ماہ بعد

قبر سے بدن کا مع کفن وسلامت نکلنے کے واقعات پڑھ کر ہوسکتا ہے کسی کو یہ وسوسہ آئے کے یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ قبر میں تو لاش گل سڑ کر ختم ہو جاتی ہے۔

تو عرض یہ ہے کہ اللہ عزوجل ہر شے پر قادر ہے۔ اور یہ سب اسی کی قدرت سے ہوا ہے۔ اور یہ کوئی نیا واقعہ نہیں کیونکہ پچھلے صفحات پر ہم نے صحابہ کرام اور اولیاء کرام علیہم الرضوان کی قبر کھلنے کے ایمان افروز واقعات پڑھے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس دورِ جدید میں ان خوش نصیبوں کے تروتازہ خوشبودار اَجسام کا ظاہر ہونا مذہبِ اسلام اور مسلکِ حق کی سچائی کی ایک ایسی دلیل ہے۔ جس کو جھٹلایا نہیں جا سکتا بلکہ یہ تروتازہ اور مہکتے اَجسام دنیا بھر کے غیر مسلموں اور بدعقیدہ لوگوں کی راہنمائی کرتے ہوئے راہِ حق کی دعوت پیش کر رہے ہیں۔

حیرت انگیز یکسانیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان خوش نصیبوں کی چند باتوں میں حیرت انگیز یکسانیت پائی گئی۔

مدینہ ۱:۔ **عقیدہ توحید و رسالت** یہ عقیدہ توحید و رسالت یعنی (قرآن و سنت) کے داعی تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق اور تمام صحابہ کرام و اہلِ بیت اطہار و اولیاء کاملین (رضوان اللہ علیہم اجمعین) سے محبت کرنے والے تھے۔

مدینہ ۲:۔ **سیدنا امام اعظم** علیہ الرحمہ یہ چاروں ائمہ اربعہ (یعنی سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ، سیدنا امام حنبل، سیدنا امام شافعی اور سیدنا امام مالک رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) کے ماننے والے ان کے چاہنے والے، اور کروڑوں حنفیوں کے عظیم پیشوا سیدنا امامِ اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے مقلِّد (یعنی حنفی) تھے۔

مدینہ ۳۔ **مسلک اعلیٰ حضرت** علیہ الرحمۃ سیّدی اعلیٰ حضرت، قاطعِ بدعت، امامِ اہلسنت، مجدد دین و ملت، الشاہ امام احمد رضا خان قادری بریلوی علیہ الرحمۃ کے مسلک کے مطابق زندگی گزارنے والے اور ان کی محبت کا دم بھرنے والے تھے۔

مدینہ ۴۔ **دعوت اسلامی** امیرِ اَہلسنت ابو البلال حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری دَامَت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ جنہوں نے اس پُرفِتَن اور صبر شکن دور میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی خیر خواہی کا دَرْد سینے میں لے کر حالات کا جائزہ لیا وقت کے تقاضوں کو پہچانا اور امت کے بکھرے ہوئے شیرازے کو مجتمع کرنے اور ان کی اصلاح کی تڑپ لیے بڑے عَزْم و احتیاط کے ساتھ اپنے عِلْم و عَمَل کو قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی صورت دے کر ساری امت کو یہ سوچ دینے کی کوشش کی کہ!۔۔۔

"مجھے اپنی اور دنیا بھر کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے"!

الحمدُللہ عزوجل یہ خوش نصیب اسی قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہ کر پوری دنیا میں نیکی کی دعوت عام کرنے کے خواہاں تھے۔

مدینہ ۵۔ **مرشد کامل** امیر اَہلسنت ابو البلال حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری دامت برکاتہم العالیہ جو قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے بانی اور سلسلہ قادِریہ کے مشائخ میں سے ہیں۔

آپ شیخُ الفضیلت ، آفتابِ رَضَویت ، ضیاءُ الملت ، مُقتدائے اَہلسنّت ، مرید و خلیفہ ء اعلیٰ حضرت ، پیرِ طریقت ، رہبرِ شریعت ، شیخُ العَرَب والعَجَم میزبانِ مہمانانِ مدینہ حضرت قطبِ مدینہ ضیاء الدین مَدَنی علیہ الرحمۃ کے مرید اور شہزادہ اعلیٰ حضرت مفتیِ اعظم ہند مصطفیٰ رضا خاں صاحب علیہ الرحمۃ کے خلیفہ مفتیِ اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا مفتی وقارالدین قادری علیہ الرحمۃ کے پوری دنیا میں واحد خلیفہ ہیں۔

اور شارح بخاری نائب مفتیِ اعظم ھند حضرت علامہ مفتی محمد شریفُ الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ سے ان احادیث کی اجازت جو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سے بہت کم واسطے سے آپ تک پہنچی ، کے ساتھ ساتھ سلسلہ عالیہ قادریہ ، بَرکاتیہ رَضَویہ ، امجدیہ ، مصطفویہ ، قاسمیہ وجمیع سلاسل مذکورہ کی اَسانید واجازات و خلافت بھی حاصل ہے مزید اور بزرگوں سے سلاسلِ اربعہ قادِریہ ، نقشبندیہ ، چشتیہ اور سُہروردیہ میں بھی خلافت حاصل ہے۔

امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ چاہیں تو بیک وقت ان تمام سلاسل سے فیض لٹا سکتے ہیں۔ مگر آپ سلسلہ قادِریہ میں مرید کرتے ہیں۔ یہ خوش نصیب اسلامی بھائی اور اسلامی بہن امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ سے مرید تھے۔

چند مزید مُماثلت

ان خوش نصیبوں میں چند مماثلت یہ بھی دیکھی گئیں کہ یہ اپنے پیر و مرشد امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ کی تعلیمات و تربیت کی بَرَکت سے "پنج وقتہ نمازی" اور دیگر "فرائض و واجبات" پر عَمَل کا ذہن رکھنے اور "سنتوں کے مطابق" اپنے شب و روز گذارنے والے، نیکیاں کر کے "نیکی کی دعوت" پھیلانے اور برائیوں سے بچ کر برائیوں سے بچانے کی کوشش کرنے والے، "دُرُود و سلام" محبت سے پڑھنے والے، "فاتحہ نیاز" بالخصوص "گیارہویں" اور "بارہویں شریف" کا اہتمام کرنے والے، "عیدِ میلادُ النّبی" صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی میں "جشنِ ولادت" کی دھومیں مچانے والے، "چراغاں اور محفلِ ذکر و نعت" کرنے اور "بارہ ربیعُ النور شریف" کے دن اہتمام کے ساتھ "جلوس میں شرکت" کرنے والے، "مزاراتِ اَولیاء" پر باادب حاضری دینے والے، اللہ عَزَّوَجَلّ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اَولیاءِ کرام سے "اِستعانت" کرنے والے۔ اور "مذکورہ تمام عقائد" کا بھرپور اظہار کرنے والے تھے۔

آئیں ہم روایت عثمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روشنی میں ان خوش نصیبوں سے ظاہر ہونے والے ایمان افروز واقعات پر غور کریں۔

روایتِ عثمانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

روایت میں آتا ہے کہ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ جب قبروں پر کھڑے ہوتے تو (بہت زیادہ) رویا کرتے۔ یہاں تک کے آپ کی داڑھی مبارکہ آنسوؤں سے تر ہو جاتی۔

آپ سے عرض کی گئی! کہ آپ جنت و جہنم کا تذکرہ کرتے ہیں (یا سنتے ہیں) تو آپ (اتنا) نہیں روتے مگر قبروں (کے تذکرے) پر (اتنا زیادہ) کیوں روتے ہیں۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا! کہ میں نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے! کہ قبر آخرت کی منازل میں سے پہلی منزل ہے۔

اگر صاحبِ قبر اس سے نجات پالیتا ہے تو بعد کی (تمام) منزلیں اس کیلئے آسان ہو جاتی ہیں۔

اور اگر (قبر میں) نجات نہیں پاتا تو بعد کی منزلیں اور زیادہ سخت ہوتی ہیں۔ (مکاشفۃ القلوب ۶۶۷)

غور فرمائیں!

۱۔ **تازہ اَجسام** : دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد خوش نصیب اسلامی بہن اور اسلامی بھائیوں کے تروتازہ اَجسام کا قبروں سے صحیح وسلامت ظاہر ہونا کیا! مذکورہ عقائد کے حق ہونے کی دلیل نہیں۔۔۔؟

۲۔ **کَفَن کی سلامتی** : کیاان خوش نصیبوں کے کفن کی سلامتی اور میلا ہونے سے محفوظ رہنا اللہ ورسول (عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم) کا ان سے راضی ہونے کی دلیل نہیں۔۔۔؟

۳۔ **خوشبوئوں کی لَپَٹیں** : کیاان خوش نصیبوں کی قبروں سے مسام دماغ کو معطر کرتی خوشبو کی لپٹیں آنا ان کے دنیا و آخرت میں کامیاب ہوجانے کی دلیل نہیں۔۔۔؟

مَدَنی فیصلہ

یقیناً ہر شخص کا فیصلہ یہی ہوگا! کہ یہ تمام نشانیاں ان کے عقائد کی دُرستگی، اللہ ورَسُول عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم کا ان سے راضی ہونے کا ثُبوت، اور دنیا و آخرت میں ان کے کامیاب ہونے کی یقینی دلیل ہے۔

ہر ذی شعور اور غیر جاندار شخص یہ کہنے پر مجبور ہوگا! کہ یہ تو وہ خوش نصیب ہیں جنہوں نے قبر جو آخرت کی پہلی منزل ہے، اس میں کامیابی سے ہمکنار ہو کر مذکورہ حدیث مبارکہ کے مطابق یہ بتا دیا! کہ ان شآءَ اللہ عزوجل ہم حشر میں، میزان پر اور پل صراط پر، ہر جگہ اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا مژدہ جاں فزا سن کر جنت الفردوس میں آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑوس پانے کی سعادت پالیں گے۔ (ان شآءَ اللہ عزوجل)

چھُپ چھُپ کے جہاں سے کہ انہیں دیکھ سکوں میں
جنت میں مجھے ایسی جگہ میرے خدا عزوجل دے۔

اللہ و رسول (عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم) کی رضا والی زندگی گزارنے کے لئے

اپنے اپنے شہروں میں ہونے والے "دعوتِ اسلامی" کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندی وقت کے ساتھ شرکت فرما کر خوب خوب سنتوں کی بہاریں لوٹیے۔ کراچی میں سنتوں بھرا اجتماع فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پرانی سبزی منڈی میں ہر ہفتہ کو نمازِ مغرب کے بعد شروع ہو جاتا ہے۔

"دعوتِ اسلامی" کے سنتوں کی تربیت کے لئے بیشمار مدنی قافلے